سوال

(374)عدالت سے تسیخ نکاح کی ڈگری لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے احمد دین سوال کرتے ہیں۔ کہ ایک عورت اپنے خاوند سے تنگ ہے اور طلاق چاہتی ہے۔ لیکن خاوند طلاق دینے سے انکاری ہے۔ عورت نے عدالت سے تسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کرکے دوسری جگہ شادی کرلی ہے۔ کیا یہ نکاح درست ہے؟ اگر درست نہیں تو اس مجلس نکاح میں شرکت کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوی اور خاوند میں اگر اس قدر منافرت اور ناچاقی پیدا ہوچکی ہو کہ آئندہ اکھٹے رہنے کی صورت میں وہ احکام الٰہی کی پابندی نہیں کرسکیں گے۔ تو عورت کا خاوند سے چھٹکارا حاصل کرنا خلع کہلاتا ہے۔ کیوں کہ بلاوجہ خلع لینے کے بارے میں احادیث میں بہت سخت وعید آئی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے: ''کہ جس عورت نے بھی اپنے شوہر سے بغیر کسی معقول عذر اور مجبوری کے خلع حاصل کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔'' (جامع ترمذی کتاب الطلاق)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بایں الفاظ خلع کے متعلق فرمایا: ''اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ وہ دونوں (میاں بیوی) اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ اس لئے اگر بیوی کچھ مال (شوہر کو) بطور فدیہ دے دے تو ان دونوں کے لئے کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔'' (البقرہ/2 239)

یہ آیت احکام خلع کے متعلق ایک بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ خلع یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کو تھوڑ زبہت مال دے کر طلاق دینے پر راضی کرلے کیوں کہ اس کے ساتھ کسی معقول مجبوری کی وجہ سے آئندہ نباہ نہیں ہوسکتا۔ اگر خاوند طلاق دینے پر راضی نہ ہو تو بزریعہ عدالت طلاق لی جاسکتی ہے۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ خاوند اپنی بیوی کو بلاوجہ تنگ نہ کرے تاکہ ایسے حالات پیدا کردیئے جائیں کہ بیوی تھوڑا بہت مال دے کر اس سے نجات حاصل کرنے پر مجبور ہوجائے احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خلع اس صورت میں جائز ہے۔ جب عورت کا عذر معقول ہو بلاوجہ خلع لینے پر سخت ممانعت ہے جیسا کہ حدیث بالا سے واضح ہے ایک اور حدیث میں ہے: ''کہ خلع مانگنے والی اور اپنے شوہر سے جدائی کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں۔'' (مسند امام احمد 2/414)

صورت مسئولہ میں بیوی نے اپنے شوہر سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے عدالتی چارہ جوئی کرکے اپنے حق کو اختیار استعمال کیا ہے اور اس میں حق بجانب معلوم ہوتی ہے۔ عدالت نے اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے معاشرتی حالات کے پیش نظر اس کے حق میں تسیخ نکاح کا فیصلہ دے دیا ہے۔ سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ عورت نے عدالتی فیصلہ کے فوراً بعد نکاح کرلیا ہے۔ یا ایک حیض آنے کے بعد دوسرا نکاح کیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ''خلع یافتہ عورت کی عدت'' اس کے تحت وہ حدیث لائے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خلع یافتہ عورت سے فرمایا تھا کہ وہ ایک حیض آنے تک انتظار کرے۔ (نسائی

کتاب الطلاق باب عدۃ المتعلقہ)

اگر حدیث کے مطابق عمل کیا ہے تواس مجلس میں نکاح میں شریک ہونے والے مجرم نہیں ہیں۔ بصورت دیگروہ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔اس کی اللہ سے معافی مانگنی چاہیے لیکن ایسا کرنے سے ان کے نکاحوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ واضح رہے کہ اگر عورت نے ایک حیض آنے سے پہلے نکاح کرلیا ہے توایسا نکاح شرعاًدرست نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذاما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:385